اتکلم به قال الحمد للہ الذی رد امرہ الی الوسوسة۔

نسبت کوئلہ ہوجانا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا خدا کا شکر ہے جس نے اس بات کو وسوسے کی حد تک محدود کر دیا ہے۔

عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا یزال الناس یتساءلون حتی یقال ھذا خلق اللہ الخلق فمن خلق اللہ فمن وجد من ذالك شیئا فلیقل اٰمنت باللہ ورسلہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ سوال وجواب کرتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ کہا جائے گا کہ یہ اللہ تعالیٰ نے خلق کو پیدا کیا ہے، تو اسے کس نے پیدا کیا ہے۔ جو آدمی یہ دیکھے تو اُسے کہنا چاہیے کہ بس میں اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لایا۔

ایک دوسری مرتبہ آپ نے فرمایا کہ ایسے موقع پر اللہ سے پناہ مانگو اور رُک جاؤ۔ اب جو شخص یہاں نہیں رُکے گا اور اپنے راہوارِ خیالی کی لگام نہیں تھامے گا، وہ سوائے اس کے کہ ضلالت کی وادیوں میں حیران و سرگردان بھٹکتا پھرے اور کیا کرے گا۔

اسلامی نظام اور تجارتی چکر

سوال۔ تجارتی چکر (TRAEE CYCLE) نظامِ سرمایہ داری کی بہت بڑی خامیوں میں سے ایک ہے۔ اس مکروہ چکر کا علاج ہمیں اشتراکیت کے پاس بھی نہیں ملتا۔ کیونکہ وہاں بھی ہمیں (SCISSORS CRISIS) جیسی چیزیں ملتی ہیں۔ کیا اسلام اس کا کوئی حل پیش کرتا ہے؟ تجارتی چکر کی لاتعداد تعبیروں میں سے اسلام کے نظریہ سے کونسی قریب ترین ہے۔ یا اس بارے میں اسلام بالکل ہی کوئی جدا نظریہ رکھتا ہے۔ اب اگر تجارتی چکر کا محرک صرف سود ہی تصور کر لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم بے شمار محرکات میں سے صرف ایک پر بحث کر رہے ہیں۔ ایک اسلامی اسٹیٹ میں بھی، جہاں کہ سُود

نہیں ہو گا۔ اس چیز کے قوی امکانات موجود ہیں کہ لوگوں کی آمدنی پیداوار سے کم ہو، پیداوار ضرورت سے زیادہ ہو اور عوام بجائیں کم یا زیادہ بہ نسبت اس کے جتنا وہ کاروبار میں لگاتے ہیں۔ کیا ان تمام برائیوں کے پیچھے سود ہی کارفرما ہے یا کوئی اور FACTOR بھی ہے جو کہ سرمایہ داری اور اشتراکیت میں تو موجود ہے لیکن اسلام کے معاشی نظام میں نہیں ہو گا۔ اور اگر فساد کی جڑ سود ہی ہے تو ایک اسلامی ریاست میں اسکو ختم کرنے کے عملی اقدامات کیا ہونگے اور آج کل کے صنعتی دور میں، جبکہ سرمایہ کو رہنمائی حاصل ہے، بکھرے ہوئے سرمایہ کو مرکوز کرنے کی کیا تدابیر ہونگی۔

جواب:- آپکے سوال کے جواب کے لیئے تو ایک پوری تصنیف درکار ہے۔ میں یہاں چند باتیں نہایت ہی اختصار کے ساتھ عرض کر دیتا ہوں۔

ہماری قوم کا بھی کچھ عجیب حال ہے جب بھی مغرب سے اسلام کے کسی نظریہ کی تائید ہو جاتی ہے تو لوگ اُسے بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ اور پھر سمجھا یہ جاتا ہے کہ مغربی تہذیب میں بس یہی ایک بیماری ہے جس کو مغربی حکیم نے بیان کر دیا ہے اور اسلام کے شفاخانہ سے حاصل کی ہوئی دوائی کا ایک گھونٹ مغربی نظامِ اجتماعی کو بالکل تندرست و توانا کر دے گا۔ کچھ اسی قسم کا معاملہ آج کل سُود کے ساتھ بھی ہو رہا ہے۔ لارڈ کینز اور اس کے ساتھیوں نے سود کی ریشہ دوانیوں کو طشت از بام کیا ہے، اس سے بعض مفکرین نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ بس یورپ کے معاشی عدم توازن اور بحران کا واحد سبب یہی ہے اور اگر یہ کانٹا اس کے پہلو سے نکل جائے تو پھر مریض رُو بصحت ہو گا۔ مگر آپ یقین کریں کہ اس لعنت کو ختم کرنے کے بعد بھی یورپ کا یہی حال رہے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نہ تو تنہا سُود اور نہ کوئی دوسرا ایک محرک اس تباہی کا ذمہ دار ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ ان کی حیثیت تو ذرائع کی سی ہے۔ جن کو مغربی تہذیب کے معماروں نے اپنی زندگی کی تعمیر میں استعمال کیا ہے۔ یورپ کی بربادی، اور اس کے ساتھ ہماری تباہی کا اصل سبب وہ تملیکی ذہنیت (ACQUISITIVE MENTALITY) ہے جسے تہذیبِ جدید نے نہایت ہی شدت کے ساتھ اپنے پرستاروں میں پیدا

کیا ہے۔ سود تو اس ذہنیت کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔ جب تک اس مادہ پرستانہ ذہنیت کو بدل کر ایک خدا پرستانہ ذہنیت پیدا نہیں کی جاتی، حالات کا درست ہونا بالکل ناممکن ہے۔ آپ جتنا غور کریں گے اتنا ہی اس حقیقت کو درست پائیں گے۔ یورپ کے نظامِ حیات کے بگاڑ کی وجہ یہ ہے کہ انسان نے خدا کو چھوڑ کر پونڈ اور ڈالر کو اپنا رب تسلیم کیا ہے۔ اسی بنا پر اس کے ہاں ذی روح انسانوں کی قیمت گر رہی ہے، مگر بے جان دھاتوں کی قدر بڑھ رہی ہے۔

(۲) دوسری چیز جس پر میں آپ کو غور کرنے کی دعوت دیتا ہوں، وہ ماحول کی قوت ہے۔ ماحول کے بدل جانے سے فکر و نگاہ کے زاویے بدل جاتے ہیں اور اس طرح انسان کی پوری زندگی تبدیل ہو جاتی ہے۔ آپ کو یہ حقیقت فراموش نہ کرنی چاہیے کہ ایک اسلامی سوسائٹی میں لوگ دولت کے پیچھے اس طرح خون پسینہ ایک نہیں کریں گے جس طرح کہ آج کر رہے ہیں۔ وہاں دولت نصب العین کے حصول کے بے شمار ذرائع میں سے ایک ذریعہ تو ہو گی مگر ہو گی بہر حال ایک ذریعہ، اور آج کی طرح یہ زندگی کی سب سے قیمتی متاع نہیں ہو گی۔

(۳) آپ کا اس سوال کے متعلق کہ رائج الوقت تجارتی چکر کے نظریات میں سے کونسا اسلام کے قریب ترین ہے میں صرف اسی قدر گذارش کروں گا کہ اسلام کا ایک اپنا الگ اور مخصوص نظامِ حیات ہے جو زندگی کے سارے پہلوؤں پر پوری طرح حاوی ہے۔ قرآن و سنّت میں سے اس کے متعلق تو پوری رہنمائی ملتی ہے، مگر اس کے پرزے کچھ اس طرز کے نہیں کہ ہر مشین میں فٹ آسکیں۔ مغربی تہذیب نے ایک خاص ذہنیت کے ساتھ ایک معاشی اور سیاسی نظام قائم کیا ہے۔ اب اس میں سے جو برائیاں اُبھر کر سامنے آئی ہیں اُن پر اُسی اپنے طرزِ فکر کے مطابق غور کیا گیا ہے اور پھر انہیں اسی کی تہذیبی روح سے حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اسلام ان سب کو باطل قرار دیتا ہے ـــــ ان کے کُل کو بھی اور جُز کو بھی۔ (ع - ح)